43274-ایک شخص نے سمجھا کہ تعجیل منی سے نکل جانا ہے چاہے کنکریاں نہ بھی ماریں ہوں!

سوال

ہم نے حج میں تعجیل (یعنی منی سے دو یوم بعد نکلنا) کی اور مغرب سے قبل منی سے نکل گئے تا کہ ہمیں تیسرے یوم کے لیے دیر نہ ہو جائے، اور مغرب کے بعد ہم دوبارہ منی میں گئے اور کنکریاں ماریں، تو کیا ہمارا یہ عمل جائز ہے ؟

اور کیا جلدی کرنے والے شخص کے لیے دوسرے دن کے غروب شمس سے قبل رمی کرنا شرط ہے، یا رمی کا اس سے کوئی تعلق نہیں، صرف اتنا ہے کہ غروب شمس سے قبل ہی منی سے نکلا جائے ؟ اور اگر ہم نے غلطی کی تو ہم پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

تعجیل کا یہ معنی
صحیح نہیں، بلکہ تعجیل یہ ہے کہ ایام تشریق کے دوسرے رمی جمرات کر کے غروب شمس سے
قبل منی سے نکل جائے، بغیر رمی کیے غروب شمس سے قبل منی سے نکلنے کا نام تعجیل
نہیں، اور خاص کر جب وہ جمرات کو کنکریاں مارنے کے لیے غروب شمس سے کے بعد منی واپس
گیا ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا
کہنا ہے :

جب بارہ ذوالحجہ کو حاجی زوال کے بعد
جمرات کنکریاں مار کر غروب شمس سے قبل مکہ وغیرہ چلا جائے تو اس پر تیرہ ذوالحجہ کی
کنکریاں مارنا لازم نہیں، اور نہ ہی اس کے حق میں ایسا کرنا مشروع ہے.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (274/11).

فرمان باری تعالی ہے :

}.اور اللہ تعالی کی یاد ان گنتی کے
چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں،

اور جو پیچھے رہ جاتے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیزگار کے لیے ہے}.البقرۃ (203).

اس آیت کی تفسیر میں مستقل کمیٹی کے
علماء کرام کہتے ہیں :

آیت کا معنی یہ ہے کہ : جو شخص یوم
النحر کے بعد منی میں دو راتیں بسر کرنے اور گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد منی سے جلد نکلنا چاہتا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اور اس پر دم واجب نہیں ہوتا، کیونکہ اس نے اپنے ذمہ واجب کو ادا کر دیا ہے.

اور جو شخص تیرہ ذوالحجہ کی رات کی
منی میں بسر کرے اور تیرہ ذوالحجہ کے دن تینوں جمرات کی رمی کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، بلکہ اس کا منی میں یہ رات بسر کرنا اور دن کو جمرات کی رمی کرنا افضل اور زیادہ اجروثواب کا باعث ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا"

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (267/11).

شیخ فوزان حفظہ اللہ تعالی کا کہنا
ہے :

حج کے ایام میں منی کے اندر قیام کی
کم از کم مدت گیارہ اور بارہ ذوالحجہ یعنی عید کے بعد دو دن ہیں، اور تعجیل یہی ہے، اور اکمل اور زیادہ اجروثواب اس میں ہے کہ تیرہ ذوالحجہ بھی وہیں رہیں، اور اسے تاخیر کہتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے
اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیز گاروں کے لیے ہے}**.البقرۃ (203).

تو تعجیل کا معنی یہ ہوا کہ :

بارہ ذوالحجہ کو زوال کے بعد رمی کر
کے غروب آفتاب سے قبل منی سے نکل جانے کو تعجیل کہتے ہیں، اور اگر اسے منی میں ہی
غروب شمس ہوگیا اور وہ منی سے نہ نکل سکا تو اسے تیرہ تاریخ کی رات منی میں ہی بسر
کر کے صبح ظہر کے بعد تیرہ تاریخ کی رمی بھی کرنا ہوگی.

واللہ اعلم.

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ
والافتاء فتوی نمبر (16386).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے
دریافت کیا گیا :

ایک حاجی کا خیال تھا کہ بارہ تاریخ
کی رمی نہ کرنی تجیل ہے اور اس نے جہالت کی بنا پر منی میں رات نہ بسر کی اور طواف
وداع بھی نہ کیا ایسے شخص کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

آپ کا حج صحیح ہے، کیونکہ آپ نے حج
کے ارکان میں سے کوئی رکن ترک نہیں کیا، بلکہ تین واجب ترک کیے ہیں :

پہلا واجب : منی میں رات بسر کرنا
تھا.

دوسرا واجب : بارہ تاریخ کی کنکریاں
مارنا.

تیسرا واجب : طواف وداع.

یہ تینوں واجب ترک کیے گئے ہیں، اور
اہل علم کے ہاں یہ اصول ہے کہ اگر انسان حج میں واجب ترک کرے تو اس پر دم لازم آتا
ہے، جو مکہ میں ذبح کر کے وہاں کے فقراء میں تقسیم کیا جائیگا.

لیکن منی میں ایک رات بسر نہ کرنے سے
دم واجب نہیں ہوتا، تو اس مناسبت سے میں اپنے حاجی بھائیوں کو سائل کی اس غلطی پر
متنبہ کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ بہت سے لوگ اللہ تعالی کے فرمان :

.{اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے}.

سے یہ سمجھتے اور اس کا مفہوم یہ
لیتے ہیں کہ گیارہ تاریخ کو منی سے نکل جائیں، اور وہ دو دن عید اور گیارہ تاریخ کا
دن شمار کرتے ہیں، حالانکہ معاملہ ایسا نہیں بلکہ یہ فہم اور سمجھنے کی غلطی ہے،
کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی کا معدود اور چند
ایام میں ذکر کرو، اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے}.

اور یہاں ایام معدودات سے ایام تشریق
مراد ہیں، اور ایام تشریق کا پہلا دن گیارہ تاریخ ہے، تو اس طرح اللہ تعالی کا
فرمان :

.{اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے}.

یعنی ایام تشریق میں اور وہ بارہ
تاریخ ہے، اس لیے انسان کو اس مسئلہ میں اپنا مفہوم صحیح کرنا چاہیے تاکہ وہ غلطی
نہ کرے.

دیکھیں : فتاوی الحج سوال نمبر (40
).

واللہ اعلم.